احکامِ وتر

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تخریج

محمد اشتیاق شاہد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

احکامِ وتر

تالیف........شیخ المحدث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ

تخریج........محمد اشتیاق شاہد

پہلا ایڈیشن........جولائی 2009ء

کمپوزنگ........0321-416 22 60 حافظ عبدالوھاب

ملنے کا پتہ

بیت احمد فیملیز سیالکوٹ

حاجی مقصود احمد و برادران

فون: 0321-7102296, 0300-7165109

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ [illegible] فون: 0300-4453358, 042-7096771

المکتبۃ الرحمانیۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ

ولادت با سعادت:

حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۴ء میں مشرقی پاکستان کے ضلع فیروز پور (بھارت) کے قصبہ بُدھو چک میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حاجی نظام الدین ہے اور آپ کا تعلق راجپوت وٹو برادری سے ہے۔

تعلیم کا آغاز:

مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم کا آغاز اپنے قصبہ ہی کی مسجد سے کیا۔ یہاں آپ کے استاد مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی ابتدائی کتابیں بھی انہیں سے پڑھیں اور بعد ازاں اپنے استاد محترم محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ترغیب پر ۱۹۵۱ء میں آپ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ یہاں پر آپ نے فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یعقوب قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف فنون کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۹۵۴ء میں آپ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپ نے شیخ العرب والعجم استاد العلماء حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ اور استاد العلماء محدث العصر حضرت الشیخ مولانا ابو البرکات احمد مدراسی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کیا۔ یہاں سے فراغت کے بعد ۱۹۵۸ء میں جب جامعہ سلفیہ کا باقاعدہ آغاز ہوا تو آپ حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے گئے۔ جامعہ سلفیہ میں آپ نے حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری، موطا امام مالک، حجۃ اللہ البالغہ، سراجی اور کئی ایک کتابوں کا درس لیا۔ حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپ نے جامعہ سلفیہ میں ہی فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا شریف اللہ خان سواتی اور حضرت مولانا پروفیسر غلام احمد حریری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔ اور اسی اثنا میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات بھی پاس کیئے۔

تدریس کی ابتداء:

فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۹۵۸ء میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر آپ نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے ہی اپنے تدریسی دور کا آغاز کیا۔

۱۹۶۲ء میں مولانا جانباز سیالکوٹ تشریف لے آئے۔ یہاں پر آپ نے پہلے پہل مدرسہ دارالحدیث جامع مسجد اہلحدیث ڈپٹی باغ میں درس وتدریس شروع کی دوسال بعد یہ مدرسہ ڈپٹی باغ والی مسجد سے مسجد اہل حدیث ابراہیمی میانہ پورہ منتقل ہو گیا۔ اور مدرسہ کا نام دارالحدیث سے تبدیل ہو کر جامعہ ابراہیمیہ رکھا گیا اور مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کے درس وتدریس کا سلسلہ جاری وساری رہا اور آپ کی شب وروز کی محنت کی وجہ سے جامعہ ابراہیمیہ ترقی کے منازل طے کرتا رہا۔

۱۹۷۰ء میں مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ ابراہیمیہ کو جامع مسجد اہل حدیث محلّہ لاہوری شاہ ناصر روڈ پر منتقل کیا۔ ۱۹۷۹ء تک آپ اسی مسجد میں درس وتدریس کا کام سرانجام دیتے رہے اور ۱۹۸۰ء میں جامعہ ابراہیمیہ کو مستقل طور پر الگ عمارت میں منتقل کیا اور بعد میں اس کا نام ابراہیمیہ سے تبدیل کر کے جامعہ رحمانیہ رکھا گیا۔ جو الحمد للہ ابھی تک اللہ کے فضل وکرم اور مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کی انتھک محنت اور کاوش کی وجہ سے کتاب وسنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعلیمات کو پھیلانے اور تشنگانِ علم کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہے۔

مضمون نگاری:

مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ طالب علمی میں ہی مضمون نگاری کا آغاز کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے مختلف موضوعات پر جماعت اہل حدیث کے رسائل و جرائد میں مضامین کا سلسلہ شروع کیا۔

تصانیف:

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے مختلف مضامین کے علاوہ مختلف عنوانات پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے شہرہ آفاق کتاب اِنجاز الحاجہ شرح ابن ماجہ (۱۲ جلدیں) عربی، صلوۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، معراجِ مصطفیٰ، آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، توہین رسالت کی شرعی سزا، اَحکامِ نکاح، اَحکامِ طلاق، حُرمتِ مُتعہ بجوابِ جواز متعہ، تاریخ پاکستان اور حکمرانوں کا کردار، عورت کا سیاست میں حصہ لینے کی شرعی حیثیت، نفحات العطر فی مسائل عید الفطر، احکام دعاء اور توسل، مسائل عید الاضحیٰ اور قربانی، دورانِ خطبہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم، صفات المؤمنین، اہمیت نماز، اسلام میں صلہ رحمی کی اہمیت، ارکانِ اسلام، احکام عدت، احکام قسم ونذر، احکام وقف وہبہ، رزق حلال اور رشوت، تحفۃ الوریٰ فی تحقیق مسائل عید الاضحیٰ، اردو شرح اربعین ثنائی، اردو شرح اربعین ابراہیمی، عمدۃ التصانیف شرح نخبۃ الاحادیث، احکام ومسائل رمضان المبارک، مشورہ واستخارہ اور ووٹ کی شرعی حیثیت قابل ذکر ہیں۔

مولانا کی شخصیت:

نابغہ عصر، فضیلۃ الشیخ، شیخ الحدیث، حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہلحدیث کے ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ محقق ، مؤرخ، مجتہد،فقیہ ،ادیب اور دانشور تھے۔آپ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ۔آپ بلند پایہ خصوصیات کے حامل تھے تمام علومِ دینیہ پر آپ کو یکساں دسترس حاصل تھی، تفسیر، حدیث ، فقہ، اصول فقہ، اسماء الرجال، تاریخ وسیر، منطق وفلسفہ، لغت وادب اور صرف ونحو پر آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔حدیث اور اسماء الرجال پر آپ کی نگاہ وسیع تھی۔ فقہ مذاہب اربعہ کے ساتھ ساتھ فقہ جعفریہ سے بھی آپ کو خوب شناسائی حاصل ہے۔

علومِ اِسلامیہ میں جامع الکمالات ہونے کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب عادات وخصائل کے اعتبار سے نہایت پاکیزہ انسان تھے۔عزت وشرافت اور قناعت آپ کی سیرت کا جوہرِ خاص ہے۔ زُہد وورع، تقویٰ وطہارت اورشمائل واخلاق میں سلف صالحین اور علماءِ ربانیین کے اوصاف کے حامل تھے۔

اخلاق، اکرام مسلم، خدمت گزاری، ملنساری، صاحب دین کی محبت، مسلمانوں اور عالم اسلام کی سر بلندی کی فکر، علماء وعوام کے اتحاد کی کوشش، وسعت قلبی اور بلند نظری کا پیکر تھے۔

عبادت وریاضت میں بھی آپ اپنی مثال آپ ہی تھے اور سب سے بڑھ کر آپ کی جو امتیازی خصوصیت تھی وہ یہ تھی کہ آپ متبع سنت تھے اور سنت رسول ﷺ سے بہت زیادہ شغف رکھتے تھے۔

مولانا جانباز رحمۃ اللہ علیہ ایک کریم النفس اور شریف الطبع شخصیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام تر محنتوں اور کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ رمضان 2008ء کے اوائل میں بیمار ہوئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن بدن یہ بیماری شدت اختیار کرتی گئی بالآخر 13 دسمبر 2008ء بروز ہفتہ کو ہمیشہ ہمیش کے لیے دار الخلد کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مولانا مرحوم کی زندگی بھر کی لغزشوں سے درگزر فرما کر عفو وکرم کا معاملہ فرمائے۔ (آمین)

اللّٰھم نور مرقدہ ومضجعہ وتغمدہ برحمتہ وغفرانہ وأدخلہ فسیح جناتہ آمین یارب العلمین۔

طالب دعا

محمد اشتیاق شاھد

مدرس: جامعہ رحمانیہ، ناصر روڈ، سیالکوٹ

اپریل ۲۰۰۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمدللّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی وعلی
الہ وأصحابہ أجمعین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد!

استاذی المکرّم حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کا شمار عصر حاضر کے نامور، جید اور اکابر علماء ومشائخ اہلحدیث میں ہوتا تھا۔ جنھوں نے اپنی پوری زندگی درس وتدریس، تعلیم وتبلیغ اور تصنیف وتسوید میں گزاری ہے۔ آپ کا ذوق اور مزاج شروع سے ہی نہایت محققانہ تھا اور مسائل کی تحقیق میں ان کی ایک خاص شان یہ تھی کہ وہ ہمیشہ افراط وتفریط سے پہلو بچاتے رہتے تھے۔

آپ کی زیر نظر کتاب ''احکامِ وتر'' ایک تحقیقی اور علمی کاوش ہے جسے فضیلۃ الشیخ مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں مرتب فرمایا لیکن زندگی نے اتنی مہلت نہ دی کہ اسے پایا تکمیل تک پہنچاتے، اوائل رمضان المبارک میں اس کتاب پر کام شروع کیا اور تقریباً نصف رمضان المبارک کو بیماری کی وجہ سے کام چھوڑنا پڑا، تین سے چار مہینے بیمار رہنے کے بعد 13 دسمبر 2008ء بمطابق ذوالحجہ 1429ھ کو مولانا انتقال فرما گئے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اس عرصہ کے دوران راقم الحروف کو شب وروز ان کے ساتھ رہنے اور ان کی خدمت کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا (اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے) مولانا مرحوم کی آخری خواہشات میں سے یہ بات بھی تھی کہ ان کی آخری تصنیف کردہ کتاب ''احکامِ وتر'' بھی مکمل ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ بندہ عاجز نے بتوفیق اللہ کتاب کو مکمل کیا، شرح طلب امور کی وضاحت کی، مکمل کتاب پر تخریج لگائی اور کچھ اضافوں کے ساتھ کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی اس محنت کو ''سعیاً مشکوراً'' بنا کر فلاح ونجات کا ذریعہ بنا دے، قارئین کے لیے اس کتاب کو نافع اور راقم کے لیے فلاح دارین کا ذریعہ بنا دے۔

جزاه اللّٰه خيرا ووفق جميع المسلمين لما يحبه ويرضه وصلى اللّٰه على نبينا محمد وعلى اله وصحبه أجمعين.

محمد اشتیاق شاھد

مدرس: جامعہ رحمانیہ، ناصر روڈ، سیالکوٹ

اپریل 2009ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکامِ وتر

وتر کا لغوی معنی:

''وِتر'' بکسر واو کا لغوی معنی طاق ہے یا اعداد میں سے وہ عدد جو جوڑا نہ گیا ہو، اور وَتر بفتح واو کا معنی ہے ثأر، بعض علماء نے دونوں کو ہم معنی قرار دیا ہے۔ (مرعاۃ شرح مشکوۃ :۴/۲۵۵)

چونکہ اس نماز کی رکعتوں کی تعداد طاق ہے اس لیے اسے وتر کہا جاتا ہے۔

وتر کی فضیلت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ)). [ترمذی: أبواب الوتر، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم۔ ٤٥٣]

''اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر کو دوست رکھتا ہے، لہٰذا اے اہل قرآن وتر پڑھو۔''

''اللہ وتر ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنی ذات وصفات میں یکتا وتنہا ہے، اس کا کوئی مثل نہیں ہے اسی طرح اپنے افعال میں بھی وہ یکتا ہے کہ کوئی اس کا مددگار اور شریک نہیں ہے۔

''وتر کو دوست رکھتا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وتر کی نماز پڑھنے والے کو بہت زیادہ ثواب سے نوازتا ہے اور اس کی نماز کو قبول فرماتا ہے۔

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ چونکہ اپنی ذات وصفات اور اپنے افعال میں یکتا وتنہا ہے کہ کوئی اس کا مثل، شریک اور مددگار نہیں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے وہ طاق عدد کو پسند فرماتا ہے اور چونکہ وتر بھی طاق ہے اس لیے اس کو بھی پسند کرتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو بہت زیادہ ثواب کی سعادت سے نوازتا ہے۔

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ ، الْوِتْرُ ، جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلٰى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ)).

[ترمذی: أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الوتر۔ ٤٥٢]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمھاری مدد فرمائی ہے جو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نمازِ وتر ہے جس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔''

چونکہ عرب میں سرخ اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں اور عرب والوں کے لیے اموال میں یہ سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلانے کے لیے فرمایا کہ وتر کی نماز سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے گویا مراد یہ ہے کہ وتر کی نماز دنیا کی تمام متاع سے زیادہ بہتر ہے۔

مسائلِ وتر میں اختلاف:

وتر کی بحث بہت طویل ہے، اور اس کے مسائل میں کئی وجوہ سے علماء کے مابین اختلاف ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ وتر واجب ہے یا سنت؟

۲۔ رکعاتِ وتر کی تعداد کتنی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وتر میں نیت کی شرط

۴۔ وتر کا قراءت کے ساتھ خاص ہونا

۵۔ وتر سے قبل دو رکعت کی شرط

۶۔ وتر کا آخری وقت

۷۔ وتر کا سفر میں سواری پر ادا کرنا

۸۔ وتر کی قضا

۹۔ وتر میں دعائے قنوت

۱۰۔ وتر میں دعائے قنوت کا محل

۱۱۔ دعائے قنوت کون سی پڑھی جائے؟

۱۲۔ وتر کے فصل و وصل کا مسئلہ

۱۳۔ وتر کے بعد دو رکعت کا مسنون ہونا

۱۴۔ وتر بیٹھ کر پڑھنا

۱۵۔ وتر کا اول وقت

۱۶۔ وتر افضل ہے یا سنن مؤکدہ یا فجر کی دو رکعتِ سنت

۱۷۔ تین رکعت وتر ایک تشہد کے ساتھ افضل ہیں یا دو تشہد کے ساتھ؟

یہ کل سترہ مقامات ہیں جہاں علماء کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے پہلے سات مقام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''ابن التین'' سے نقل کیے ہیں اور باقی دس اپنی طرف سے ذکر کیے ہیں۔ (فتح الباری)

وتر کے واجب یا سنت ہونے کی بحث:

نمازِ وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ومشہور ہے کہ ائمہ ثلاثہ اور دیگر محدثین کے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت ہے، جب کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو واجب قرار دیتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی وتر کو سنت سمجھتے ہیں، چنانچہ صاحب ہدایہ ان حضرات کا مسلک نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(وقالا سنة لظهور آثار السنن فيه حيث لا يكفر جاحده ولا يؤذن له). [الهداية: ١/ ١٤٤]

''(امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے وتر کو سنت کہا ہے کیونکہ سنت کے نشانات اس پر ظاہر ہیں، مثلاً اس کا منکر کافر نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے اذان دی جاتی ہے۔''

جمہور علماء کے دلائل:

پہلی دلیل:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب اس طرح قائم کیا ہے (باب ما جاء أن الوتر ليس بحتم) وتر واجب نہیں ہے، پھر اس کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل فرماتے ہیں:

((اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ)). [ترمذی: أبواب الوتر، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم۔ ٤٥٣]

''وتر فرض نمازوں کی طرح لازم نہیں ہے، لیکن وہ سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا ہے ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر کو دوست رکھتا ہے، لہٰذا اے اہل قرآن وتر پڑھو۔''

اس حدیث میں وتر کے وجوب کی نفی کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ؟ ((قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا ، فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ)). [نسائي: كتاب الصلاة، باب كم فرضت في اليوم والليلة۔ ٤٥٩]

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، پھر اس نے سوال کیا کہ ان سے پہلے یا بعد میں بھی اللہ نے کوئی نماز فرض کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تو اس آدمی نے قسم اٹھائی کہ وہ اس میں کچھ بھی کمی بیشی نہیں کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو پھر وہ جنتی ہے۔''

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فرض یا واجب صرف پانچ نمازیں ہی ہیں اگر وتر واجب ہوتا تو پھر چھ نمازیں ہوتیں۔

ایک دیہاتی کا واقعہ:

امام مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قیام اللیل'' میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی کو پتہ چلا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وتر کو واجب کہتے ہیں چنانچہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ حضرت وتر واجب ہے یا سنت؟ فرمایا: واجب ہے، پھر اس نے کہا: حضرت نمازیں کتنی واجب ہیں؟ فرمایا: پانچ، پھر اس نے عرض کی وتر واجب ہے یا سنت؟ کہا واجب، پھر پوچھا نمازیں کتنی واجب ہوئیں؟ فرمایا: پانچ اس نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آئی انگلیوں پر گن کر بتائیں، چنانچہ انھوں نے انگلیوں پر پانچ نمازیں گن دیں، پھر دیہاتی نے کہا وتر واجب ہے یا سنت؟ فرمایا: واجب، پھر پوچھا: نمازیں واجب کتنی ہوئیں؟ کہا: پانچ، دیہاتی نے غصے میں آ کر کہا (انت لا تحسن الحساب) ''تجھے حساب نہیں آتا'' جاؤ حساب پڑھو۔ (قیام اللیل، ص:۲۷۹)

دیہاتی کا مطلب یہ تھا کہ اگر وتر واجب ہے تو پھر پانچ نہ کہو بلکہ چھ کہو۔

تیسری دلیل:

ائمہ ثلاثہ اور دیگر محدثین نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے اثر سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ ان سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص وتر کو واجب کہتا ہے تو انھوں نے اس کی تغلیط کرتے ہوئے فرمایا:

كَذَبَ ، أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى)). [ابو داود: ٤٢٥]

''اس نے جھوٹ بولا ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (صرف) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔''

چوتھی دلیل:

جمہور علماء کی چوتھی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ)). [مسلم: كتاب الصلاة ، باب جواز الصلاة النافلة على الدابة۔ ۷۰۰]

''سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا رسول اللہ ﷺ سواری پر نفلی نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وتر بھی مگر فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں ہیں وگرنہ آپ سواری پر نہ پڑھتے۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''قیام اللیل'' میں ایک باب اس عنوان سے قائم کیا ہے: (باب الإخبار الدالة على أن الوتر سنة وليس بواجب) اس باب کے تحت انھوں نے کئی احادیث وآثار ذکر کیے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ وتر سنت ہے واجب نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(والحق ان الوتر سنة هو أوكد السنن بيّنه على وابن عمر وعبادة بن الصامت رضى الله عنهم). [حجة الله:۲/۱۳]

''حق اور سچی بات یہ ہے کہ وتر سنتوں میں سے زیادہ تاکیدی سنت ہے، حضرت علی، ابن عمر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم کی روایات سے یہی بات ثابت ہے۔''

پانچویں دلیل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تم لوگوں کے لیے سنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہ یہ ہیں: قربانی، وتر، صبح کی دو رکعت سنت۔"

(مسند احمد:۱/۲۳۲، دارقطنی:۲/۲۱) یہ حدیث سنداً کمزور ہے۔

چھٹی دلیل:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(الوتر حسن جمیل عمل به النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومن بعده ولیس بواجب). [رواته ثقات، قاله البیهقی]

"وتر حسن جمیل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لوگوں نے اس پر عمل کیا ہے اور یہ واجب نہیں ہے۔"

ساتویں دلیل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سواری پر پڑھا۔ یہ بات عدمِ وجوب کے لیے ظاہر ہے کیونکہ فرائض سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے "قیام اللیل" میں کئی احادیث اور آثار اور بھی لکھے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر واجب نہیں ہیں۔

احناف کے دلائل:

① حنفیہ کی پہلی دلیل:

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا)). [ابوداود: کتاب الصلاة، باب فیمن لم یوتر۔ ۱۴۱۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: وتر حق ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

یہ روایت دو وجہ سے نا قابل استدلال ہے: ایک یہ کہ اس کے راوی ابو المنیب عبیداللہ بن عبداللہ العتکی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، لہٰذا یہ روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ ”الوتر حق“ کہنے سے وجوب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ حق کے معنی ثابت کے ہیں وجوب کے نہیں، جو شخص حق کے معنی واجب کے کرتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ شریعت میں حق کا معنی واجب ثابت کرے جو کہ ثابت نہیں ہے۔

② حنفیہ کی دوسری دلیل:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ وِتْرِهٖ أَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّهٖ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهٗ)). [سنن دار قطنی:۲/۲۲]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو جانے یا بھول جانے کی وجہ سے وتر نہ پڑھ سکے تو صبح کے وقت یا جب اسے یاد آئے پڑھ لے۔“

اس حدیث میں نمازِ وتر کی قضا کا حکم دیا گیا ہے اور قضا کا حکم واجبات میں ہوتا نہ کہ سنن میں۔ (درس ترمذی:۲/۲۰۹)

جواب:

یہ بات ہر جگہ صحیح نہیں ہے کہ قضا کا حکم واجبات میں ہوتا ہے بلکہ بطورِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُدب کے سنن میں بھی ہوتا ہے وتر چونکہ سنت ہے اس لیے اس کی قضا کا حکم بھی بطورِ نُدب کے ہے نہ کہ بطورِ وجوب کے۔

③ حنفیہ کی تیسری دلیل:

حضرت خارجہ بن حذافہ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے وہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلٰى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ)). [ترمذی: أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الوتر۔ ٤٥٢]

"رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمھاری مدد کی ہے جو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ وتر کی نماز ہے اور تمھارے لیے یہ نماز عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔"

اس حدیث سے علمائے احناف نے وتر کے وجوب پر چار وجوہ سے استدلال کیا ہے:

پہلی وجہ: اس میں لفظ (أمدّ) اضافہ کرنے اور مدد پہنچانے کے معنی میں ہے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اگر یہ محض سنت ہوتا تو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی، لہٰذا "ان اللّٰہ امدکم" میں اللہ تعالیٰ کی طرف اضافے کی نسبت وجوب وتر پر دلالت کرتی ہے۔

دوسری وجہ: زیادتی کا تحقق واجبات میں ہوتا ہے کیونکہ وہ محصورۃ العدد ہیں نوافل میں زیادتی کا تحقق نہیں ہوتا کیونکہ نوافل کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری وجہ: کسی چیز پر زیادتی مزید علیہ کی جنس میں سے ہوتی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وتر واجب ہے کیونکہ اس کی زیادتی پانچ نمازوں پر ہوتی ہے پانچ نمازیں واجب ہیں تو وتر بھی واجب ہوگا۔

چوتھی وجہ: وتر کے لیے وقت متعین ہے جو وجوب کی علامات میں سے ہے۔

جواب:

ان چاروں وجوہات کا ابن العربی نے شرح ترمذی میں خوب رد کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

(به احتج علماء أبي حنيفة فقال: ان الزيادة لا تكون إلا من جنس المزيد عليه وهذه دعوى بل الزيادة تكون من غير جنس المزيد كما لو ابتاع بدرهم فلما قضاه زاده ثمنا أو ربعًا إحسانا ، كزيادة النبي صلى الله عليه وسلم لجابر في ثمن الجمل فإنها زيادة وليست بواجبة ، وليس في هذا الباب حديث صحيح يتعلّلون به). [عارضة الأحوذي:٢/٤٤]

"یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ زیادتی غیر جنس میں سے بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ کوئی شخص ایک درہم کے بدلے کوئی چیز خرید لے پھر ادائیگی کے وقت ایک درہم سے زیادہ دے دے تو یہ زیادتی غیر جنس میں سے ہوگی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اونٹ کی خریداری میں زیادہ قیمت دے دی اور یہ زیادتی آپ پر واجب نہیں تھی، اس بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی نہیں ہے جس سے احناف استدلال کرسکیں۔"

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کتاب "درایہ" میں لکھتے ہیں:

(لَيْسَ فِيْ قَوْلِهِ "زَادَكُمْ" دَلَالَةٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْوِتْرِ لِأَنَّهُ لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَلْزَمُ أَنْ يَّكُوْنَ الْمُرَادُ مِنْ جِنْسِ الْمَزِيْدِ فَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ فِي الصَّلَاةِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهُ: إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً إِلٰى صَلَاتِكُمْ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ أَلَا وَهِيَ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ).

''حدیث میں ''زادکم'' کے الفاظ سے وجوب وتر پر دلالت نہیں ہے کیونکہ یہ کوئی لازمی امر نہیں ہے کہ مزاد، مزید کی جنس میں سے ہی ہو امام محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ایک روایت صبح کی سنت کے بارے میں نقل کی ہے جس کے الفاظ وہی ہیں جو وتر والی روایت کے ہیں۔''

احناف کا استدلال اگر درست مان لیا جائے تو صبح کی دو رکعت سنت بھی فرض ثابت ہو جائیں گی جس کا کوئی قائل نہیں ہے۔

④ حنفیہ کی چوتھی دلیل:

جامع ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں (فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ) فرمایا گیا ہے یہ صیغہ امر ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

جواب:

ہم کہتے ہیں امر یہاں وجوب کے لیے نہیں ہے بلکہ ندب اور ترغیب کے لیے ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے پورے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ، كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ)). [ترمذی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبواب الوتر، باب ما جاء ان الوتر ليس بحتم۔ ٤٥٣]

⑤ حنفیہ کی پانچویں دلیل:

نبی کریم ﷺ نے وتر پر ''مواظبت من غیر ترک'' فرمائی ہے اور اس کے تارک پر نکیر فرمائی ہے اس سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

جواب:

اس کا جواب اوپر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں آ گیا ہے نیز آپ ﷺ نے سنن مؤکدہ پر بھی من غیر ترک مواظبت فرمائی ہے حالانکہ وہ واجب نہیں ہیں۔

وتر کا وقت:

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتر کا وقت صرف نماز عشاء کے بعد شروع ہوتا ہے اور یہ فجر تک چلا جاتا ہے، حضرت ابو تمیم الجیشانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک جمعہ لوگوں کو خطبہ دیا، فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک اضافی نماز عطا فرمائی ہے جو کہ وتر ہے تم اسے نماز عشاء سے نماز فجر تک پڑھو۔''

ابو تمیم کہتے ہیں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، مسجد میں حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل دیے، کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو کچھ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا؟ ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ رات کے اول، درمیانی اور آخر حصہ میں وتر پڑھا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن اُبی قیس سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصہ میں وتر پڑھتے اور کبھی آخر میں وتر پڑھتے، میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کیسی تھی، کیا قراءت پوشیدہ رکھتے یا جہر کرتے؟ فرمایا: ہر طرح کرتے تھے، کبھی پوشیدہ رکھتے اور کبھی جہر کرتے، کبھی غسل کر کے سو جاتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔ (یعنی جنابت کے حوالے سے)۔

جس کو گمان ہو کہ وہ آخر رات کو بیدار نہ ہو سکے گا اس کے لیے اس کو جلدی پڑھنا اور جس کو گمان ہو کہ وہ آخر رات کو بیدار ہو سکے گا اس کے لیے اس کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ڈرتا ہے کہ رات کے آخر میں وہ قیام نہیں کر سکے گا تو وہ اول رات میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو امید ہے کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے گا تو وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے اس لیے کہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور آخر رات میں وتر پڑھنا افضل ہے۔'' (مسلم:۷۵۵)

نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

''تم وتر کب پڑھتے ہو؟ کہا اول رات میں عشاء کے بعد، فرمایا عمر تم؟ کہا: آخر رات کو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تو نے بھروسہ کو اپنایا ہے اور اے عمر! تو نے قوت کو اپنایا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلاثٍ: صِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَي الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)). [بخاری: ۱۹۸۱، مسلم: ۷۲۱]

''مجھے میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے تین کاموں کی وصیت کی ہے ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کے دو نفل پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(فِيْهِ اِسْتِحْبَابُ تَقْدِيْمِ الْوِتْرِ عَلَى النَّوْمِ وَذٰلِكَ فِيْ حَقِّ مَنْ لَّمْ يَثِقْ بِالْاِسْتِيْقَاظِ. وَهٰذِهِ الْوَصِيَّةُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَدَ مِثْلُهَا لِاَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَلِاَبِيْ ذَرٍّ فِيْمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ).

[فتح الباری: ۱/ ۳٤۹]

''اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس کو تہجد کے لیے اٹھنے کا یقین نہ ہو تو وہ وتر اول رات ہی میں پڑھ لے آپ ﷺ کی یہ وصیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی ثابت ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے معمول کی انتہا یہ تھی کہ آپ بوقت سحر وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ افضل ہے جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے ہر حصہ میں رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے، رات کے اول، درمیان اور آخر میں آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری پر ہے۔

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو احتیاط اور سمجھ داری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دامن تھامتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ وہ وتر کے بغیر نہ سوئیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نمازِ عشاء ادا کرتے پھر ایک وتر پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، ان سے کہا گیا: اے ابو اسحاق! آپ ایک وتر پڑھتے ہیں اس سے زیادہ نہیں؟ فرمایا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو وتر پڑھے بغیر نہ سوئے وہ سمجھ دار ہے۔'' (مسند احمد:۱/۱۷۰)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

(فِیْهِ جَوَازُ الْاِیْتَارِ فِیْ جَمِیْعِ اَوْقَاتِ اللَّیْلِ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهٖ).

[شرح مسلم:٦/٢٤]

''نمازِ عشاء کے بعد رات کے تمام حصوں میں وتر پڑھے جا سکتے ہیں۔''

تعداد رکعاتِ وتر:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر تیرہ رکعت، نو، سات، پانچ، تین اور ایک مروی ہے۔''

اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں:

''جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز مع وتر تیرہ رکعت پڑھتے تھے، یعنی منجملہ ان کے وتر بھی ہے، تو رات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کر دی گئی۔''

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''صحیح، صریح اور محکم سنت میں پانچ متصل اور سات متصل وتر آئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جیسے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات اور پانچ وتر پڑھتے، ان کے ما بین کسی سلام یا کلام کا فاصلہ نہ کرتے تھے، اور جیسے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے، ان میں سے پانچ وتر بناتے، ان میں صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت پڑھتے، ان میں صرف آٹھویں میں بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے تشہد پڑھتے، پھر ایسا سلام کہتے جو ہم کو سناتے پھر سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعت پڑھتے تو یہ گیارہ رکعت ہو گئیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن رسیدہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعت وتر پڑھتے ان میں صرف ساتویں میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔''

ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعت نماز پڑھتے، ان میں سے صرف آخری میں بیٹھتے۔

یہ تمام احادیث صحیح اور صریح ہیں، ان کا کوئی معارض نہیں ہے، سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔'' یہ حدیث صحیح ہے لیکن جس نے ارشاد فرمایا ہے انھوں نے ہی سات اور پانچ وتر پڑھے ہیں، آپ کی سب سنتیں برحق ہیں وہ ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز کے متعلق ایک سائل کو جواب دیا تھا کہ وہ دو دو رکعت ہے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق نہ پوچھا تھا، وتر اس اکائی کا نام ہے جو اپنے سے پچھلی سے الگ ہو، پانچ، سات اور نو جو مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح متصل ہوں ان کا نام بھی تین متصل کی طرح ہوگا اگر پانچ اور سات دو سلاموں کے ساتھ الگ ہو جائیں جیسے گیارہ ہوتی ہیں تو وتر اس رکعت کا نام ہوگا جو اکیلی الگ کی گئی ہے، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب صبح کا ڈر ہو تو آدمی ایک وتر پڑھ لے وہ جو کچھ پڑھ چکا اس کے لیے وتر ہو جائے گا۔'' لہٰذا آپ ﷺ کا فعل اور آپ ﷺ کا قول متفق ہو گئے اور انھوں نے ایک دوسری کی تصدیق کر دی۔ (فقہ السنہ:۱/۱۹۳)

احناف چونکہ ایک وتر کے قائل نہیں اس لیے وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہو جانے کا وہم پیدا ہو جائے تو دو رکعت نفل کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر تین وتر بنا لے حالانکہ ایسا کرنا خود احناف کے اصول کے ہی خلاف ہے اصول یہ ہے کہ کمزور بنا کے اوپر طاقت ور چیز نہیں رکھی جا سکتی، لہٰذا نفل کی نیت کے ساتھ واجب (وتر) کی نیت کو نہیں جوڑا جا سکتا کیونکہ نفل کی بنا کمزور ہے، حنفیہ کا یہ قاعدہ واصول درست نہیں کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ وہ عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھتے پھر اپنی قوم کی مسجد میں جا کر قوم کو بھی باجماعت نماز پڑھاتے، آپ کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہوتی اور قوم کے ساتھ پڑھی ہوئی نفل۔

ایک وتر کے دلائل:

امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین ایک وتر کی صحت کے قائل ہیں، امام مالک رحمہ اللہ کا صرف اتنا اختلاف ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک وتر سے پہلے دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں گویا ان کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں لیکن دو سلام کے ساتھ چنانچہ ذیل میں وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں ایک وتر کا ثبوت ملتا ہے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى)). [ابو داود:۱۳۲۶]

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اگر صبح ہو جانے کا وہم پیدا ہو جائے تو ایک رکعت پڑھ لے یہ ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔''

۲۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ)). [ابو داود:۱٤۱۹]

''وتر ثابت ہے ہر مسلم پر، بس جو پانچ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے اور جو تین پڑھنا چاہے بس وہ پڑھ لے اور جو ایک پڑھنا چاہے بس وہ پڑھ لے۔''

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ)). [مسلم:۷۵۲]

''رات کے آخر میں وتر ایک رکعت ہے۔''

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ أَيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ)). [مسلم:۷۳۶]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام پھیرتے آخر میں ایک وتر پڑھتے۔"

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ایک وتر کے قائل نہیں ہیں اس لیے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(والأحاديث الصحيحة ترد عليه). [۱۹/٦]

"صحیح احادیث امام صاحب کے خیال کی تردید کرتی ہیں۔"

پھر یہ حدیث موضع نزاع میں نص صریح ہے۔

مذکورہ احادیث سے بڑی صراحت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وتر ایک رکعت پڑھنا صحیح ہے اور ان احادیث سے حنفی مذہب کی تردید بھی ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہی ہیں نہ کم ہے نہ زیادہ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل:

ذیل میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہرست ملاحظہ فرمائیں جو ایک وتر کے قائل وفاعل ہیں:

خلفائے اربعہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، ابو موسیٰ اشعری، ابودرداء، حذیفہ، ابن مسعود، ابن عمر، ابنِ عباس، معاویہ، تمیم داری، ابو ایوب انصاری، ابوہریرہ، فضالہ بن عبید، عبداللہ بن زبیر اور معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہم۔

www.KitaboSunnat.com

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

ذیل میں ان تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کی فہرست ملاحظہ فرمائیں جو ایک وتر کے قائل وفاعل ہیں:

سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ، حسن بصری، محمد بن سیرین، عطاء بن ابی رباح، عقبہ بن عبدالغافر، سعید بن جبیر، نافع بن جبیر،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جابر بن زید، زہری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمہم اللہ۔

ائمہ دین:

ذیل میں ان ائمہ عظام رحمہم اللہ کی فہرست ملاحظہ فرمائیں جو ایک وتر کے قائل وفاعل ہیں:

امام مالک، امام شافعی، امام اوزاعی، امام احمد، امام اسحاق، امام ابوثور، امام داود اور علامہ ابن قیم رحمہم اللہ۔

وتر کی تین رکعتیں:

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (مسند احمد:۱/۸۹)

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور صرف آخر میں بیٹھا کرتے تھے۔ (حاکم:۱/۳۵۴)

تین وتر دو طریقے سے پڑھے جا سکتے ہیں ایک طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت الگ پڑھی جائے، یہ سب سے افضل طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تین رکعت اکٹھی پڑھی جائیں لیکن درمیان والا تشہد نہ پڑھا جائے صرف آخری تشہد پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

احناف تین وتر نمازِ مغرب کی طرح پڑھتے ہیں جس میں دو تشہد ہوتے ہیں یہ طریقہ احادیث کے خلاف ہے کیونکہ تین وتر کو نمازِ مغرب کی طرح پڑھنے کی ممانعت صراحتاً آئی ہے۔

وتر کی پانچ رکعتیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ آخِرِهَا)). [مسلم: ۷۳۷]

''رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، ان میں سے وتر کی صرف پانچ رکعتیں ہوتی تھیں، اور ان میں آپ ﷺ آخری رکعت سے پہلے نہ بیٹھتے تھے۔''

وتر کی سات اور نو رکعتیں:

ایک لمبی روایت ہے کہ جس میں حضرت سعد بن ہشام بن عامر دین اسلام کی معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف سوالات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرتے ہیں، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق سوال کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

''کیا میں تمھاری راہنمائی ایسے انسان کی طرف نہ کروں جو اہل ارض میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق علم رکھنے والا ہو۔''

انھوں نے کہا کون ہے وہ؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرَ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ)). [مسلم:٧٤٦]

''رسول اللہ ﷺ رات کو (وتر کی) نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان میں سے آپ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر اٹھ جاتے، پھر نویں رکعت پڑھتے اور اس میں بیٹھ کر تشہد پڑھتے، اور سلام پھیرتے اور ہمیں یہ سلام سناتے، پھر سلام کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے، اس طرح گیارہ رکعتیں پڑھتے جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور بڑھاپا آ گیا تو آپ ﷺ وتر میں سات رکعتیں پڑھنے لگے اور ایسا ہی کرتے جیسا کہ آپ ﷺ پہلے کیا کرتے تھے۔''

دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ وتر میں سات رکعتیں پڑھتے اور سوائے ساتویں رکعت کے آپ ﷺ کسی رکعت میں نہ بیٹھتے اور ساتویں رکعت میں سلام پھیرتے۔

وتر کی گیارہ رکعتیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وتر میں تین رکعتیں نہ پڑھو وتر کو مغرب کے مشابہ نہ بناؤ بلکہ وتر میں پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس سے زائد رکعتیں پڑھو۔ (محمد بن نصر)

ان اور بعض دوسری احادیث کی روشنی میں وتر کی رکعتوں کی تعداد اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پڑھنے کے طریقہ میں ائمہ سلف کے درمیان جو اختلاف ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

اختلافِ ائمہ:

شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک وتر میں ایک سے لے کر گیارہ رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں، اگرچہ صرف ایک رکعت کا پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے، کمال کے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ تین رکعتیں پڑھی جائیں، تین سے گیارہ تک کی رکعتیں تین طریقوں سے پڑھی جاسکتی ہیں:

۱۔ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے، پھر آخر میں ایک رکعت پڑھی جائے اور اس میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

۲۔ ساری رکعتیں لگا تار پڑھی جائیں اور صرف آخری سے پہلی رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھا جائے پھر سلام پھیرے بغیر آخری رکعت کے لیے کھڑا ہوا جائے اور اس میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

۳۔ تمام رکعتیں لگا تار پڑھی جائیں اور صرف آخری رکعت میں بیٹھا جائے اور اس میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

تین رکعتوں کا پہلی صورت سے اور پانچ اور سات رکعتوں کا تیسری صورت سے پڑھنا افضل ہے۔

حنفیہ کے نزدیک وتر میں صرف تین رکعتیں ہیں، نہ ان سے کم اور نہ ان سے زیادہ، اس بارے میں ان کا استدلال یہ ہے کہ تین سے کم یا زیادہ رکعتوں کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور تین رکعتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے، لہٰذا ہم نے ان ہی کو اختیار کر لیا۔ (مؤطا امام محمد)

حنفیہ کے نزدیک تین وتروں کے پڑھنے کی صرف ایک صورت ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ کہ انھیں ایک ساتھ پڑھا جائے، دو رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھا جائے لیکن سلام نہ پھیرا جائے بلکہ اس کے بعد کھڑے ہو کر تیسری رکعت پڑھی جائے اور اس میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

جن احادیث میں نبی ﷺ نے وتر میں تین رکعتوں کے پڑھنے سے اور وتر کو مغرب کے مشابہ بنانے سے منع فرمایا ہے وہ احادیث حنفیہ کے نزدیک یا منسوخ ہیں یا قابل تاویل۔ (بذل المجہود)

مالکیہ کے نزدیک وتر کی صرف ایک رکعت ہے، لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا جائے، اگر یہ دو رکعتیں نہ پڑھی جائیں گی تو صرف ایک رکعت کا پڑھنا مکروہ ہے۔

مالکیہ کے اس مسلک کی بنیاد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث پر ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"(رات کی نماز) دو رکعتیں کر کے پڑھو اور جب تمھیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔"

اہلحدیث علماء کے نزدیک وتر میں ایک سے لے کر گیارہ رکعتیں تک پڑھی جا سکتی ہیں اور اس بارے میں ان کا مسلک شافعیہ اور حنبلیہ کے مطابق ہے، البتہ تین رکعتوں کے متعلق ان کا مسلک یہ ہے کہ انہیں ملا کر اس طرح پڑھا جائے کہ دوسری رکعت میں نہ بیٹھا جائے اور نہ اس میں تشہد پڑھا جائے بلکہ صرف ایک مرتبہ تیسری رکعت میں بیٹھا جائے اور تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔

جن احادیث میں نبی ﷺ نے وتر میں تین رکعتوں کو پڑھنے اور وتر کو مغرب کی نماز سے مشابہ بنانے سے منع فرمایا ہے، ان کا مطلب اہلحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے نزدیک یہ ہے کہ دوسری رکعت میں مغرب کی نماز کی طرح بیٹھ کر تشہد نہ پڑھا جائے، بعض اہلحدیث علماء (جیسے قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک ان احادیث کی وجہ سے وتر میں تین رکعتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ (الفتح الربانی:۴/۳۰۳، نیل الاوطار، تحفۃ الاحوذی:۱/ ۳۳۸، الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:۱/ ۳۳۷)

رات کی نماز دو دو رکعت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى)). [بخاری:٤٧٢]

''رات کی نماز دو دو رکعت کی صورت میں (پڑھی جائے) اور جب تم میں سے کسی کو صبح کے طلوع ہونے کا خدشہ واندیشہ لاحق ہونے لگے تو (آخر میں) ایک رکعت پڑھ لے، پہلے پڑھی ہوئی اس کی ساری نماز وتر (طاق) بنا دی جائے گی۔''

اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ((صلاۃ اللیل والنھار مثنی مثنی)) ''دن رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔'' کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ خطا ہے کسی ایک راوی کا وہم ہے۔

اس حدیث سے ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رات کے اوقات میں پڑھی جانے والی نماز کو دو دو رکعتوں کی صورت میں پڑھنا چاہیے اور دو کے بعد سلام پھیرنا چاہیے، امت کی غالب اکثریت نے اسی کو تسلیم کیا ہے، دوسری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وتر کی نماز کی تعداد ایک بھی ثابت ہے بلکہ بعض نے تو یہ کہا ہے کہ وتر کی نماز کی تعداد ایک ہی ہے لیکن احادیث سے تین، پانچ، سات، نو اور گیارہ کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

جہاں تک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ (النہار) یعنی دن کو خطا کہنے کا تعلق ہے ان کی یہ رائے محلِ نظر ہے، اس لیے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلسلہ احادیث الصحیحہ میں اسے ذکر کیا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دن ہو یا رات نوافل دو دو کی تعداد میں پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے کیونکہ دو دو رکعتوں کے پڑھنے کی صورت میں درود اور بعد از درود دعائیں زیادہ مرتبہ پڑھی جائیں گی، اس لیے ثواب بھی زیادہ ہوگا، ویسے دن کو دو دو کر کے پڑھے یا چار چار پڑھے دونوں طرح جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن کو چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا بھی ثابت ہے۔

ایک رکعت وتر پڑھنے کی صورت میں تو تشہد ایک ہی مرتبہ پڑھا جائے گا اگر تین یا زائد پڑھے تو کیا صورت ہوگی؟ احمد، نسائی، بیہقی اور حاکم وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت نقل کی ہے اس میں تو صاف طور پر بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین وتر پڑھتے تھے تو صرف آخری رکعت میں ہی تشہد پڑھا کرتے تھے، اس لیے صحیح یہ ہے کہ تین رکعت وتر پڑھے جائیں تو درمیان میں تشہد نہ پڑھا جائے مگر احناف رات کے وتروں کو مغرب کی تین رکعات پر قیاس کر کے دو مرتبہ تشہد پڑھنے کے قائل ہیں، حالانکہ وتروں کو مغرب کی نماز کی طرح پڑھنے کی ممانعت حدیث سے صراحتاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتی ہے۔

وتر میں قراءت:

وتر کی اگر تین رکعتیں ہوں تو ان میں سے پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، دوسری میں ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنا مسنون ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ:۱۱۷۳)

امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابوداود رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت نقل کی ہے جس میں وتر کی تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کا بھی ذکر ہے، لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (اور اس پر ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کا اضافہ نہ کیا جائے)۔

وتر میں قنوت:

اس میں تین مسائل مختلف فیہ ہیں:

۱۔ مسئلہ اولیٰ:

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک قنوتِ وتر پورے سال مشروع ہے، امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صرف رمضان میں واجب ہے، جب کہ شافعیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حنابلہ کے نزدیک رمضان کے بھی نصف اخیر میں مشروع ہے باقی دنوں میں نہیں (جب کہ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ قنوت رمضان کے صرف نصف اول میں مشروع ہے)

شافعیہ وغیرہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر (قول) سے ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاً نقل کیا ہے:

(أنه كان لا يقنت إلا في النصف الآخر من رمضان).

[ترمذی:٤٦٤]

”بے شک وہ صرف رمضان کے نصف اخیر میں ہی قنوت کیا کرتے تھے۔“

جب کہ حنفیہ کا استدلال حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے:

(علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في الوتر). [ابو داود:١٤٢٥]

اس میں رمضان اور غیر رمضان کی کوئی تخصیص نہیں، نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تمام سال قنوت وتر ثابت ہے۔

۲۔ مسئلہ ثانیہ:

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک قنوت وتر قبل الرکوع مشروع ہے یہی مذہب امام مالک، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو بعد الرکوع مسنون مانتے ہیں (ایک قول کے مطابق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ قنوت قبل الرکوع وبعدہ میں تخییر کے قائل ہیں) ان حضرات کا استدلال اس دوسرے مسئلہ میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے اثر سے ہے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(أنه كان لا يقنت إلا في النصف الآخر من رمضان وكان يقنت بعد الركوع). [ترمذی:٤٦٤]

''بے شک وہ رمضان کے نصف اخیر میں رکوع کے بعد قنوت کیا کرتے تھے۔''

حنفیہ کا استدلال ابن ماجہ میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے:

((أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر فيقنت قبل الركوع)). [ابن ماجه:١١٨٢]

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کیا کرتے تھے۔''

نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علقمہ سے مروی ہے:

(أن ابن مسعود وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يقنتون في الوتر قبل الركوع). [٢٠٢/٢]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کیا کرتے تھے۔''

۳۔ مسئلہ ثالثہ:

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ شافعیہ کے نزدیک قنوت، وتر کی دعا:

(اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ...... الخ).

ہے جب کہ حنفیہ کے نزدیک:

((اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ...... الخ).

ہے اور یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے ورنہ فریقین کے نزدیک دونوں دعائیں جائز ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ قنوت میں کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو دعا بھی چاہے پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ کلام الناس کی حد تک نہ پہنچے۔ واللہ اعلم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے متعلق اس سے اچھی کوئی حدیث معروف نہیں ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہیں، ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صحت کے متعلق توقف کیا ہے، لہٰذا فرماتے ہیں یہ حدیث گو ان میں سے نہیں جن سے حجت پکڑ لی جائے لیکن ہم اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ حدیث نہیں پاتے۔

ہمارے نزدیک ضعیف حدیث رائے سے زیادہ بہتر ہے، امام ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ صحابہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، براء بن عازب رضی اللہ عنہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور تابعین میں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت یہی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ صورت دلیل میں قوی ہے، شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ قنوت وتر صرف رمضان کے آخری نصف حصہ میں ہوگی، کیونکہ ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا، وہ انھیں بیس راتیں نماز پڑھاتے تھے اور قنوت صرف رمضان کے باقی نصف میں پڑھتے، محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وتر میں قنوت کے آغاز کے متعلق پوچھا، انھوں نے فرمایا حضرت عمر بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا، وہ کسی سخت مشکل میں پھنس گئے آپ کو ان پر ڈر پیدا ہوا، جب رمضان کا آخری نصف ہوا تو آپ قنوت میں ان کے لیے دعا کرنے لگے۔

ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں:

جو شخص وتر پڑھ چکا تو پھر اس کے ذہن میں رات کے پچھلے پہر نماز پڑھنے کا ارادہ پیدا ہو تو اس کے لیے (نفل) نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وتر دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ ایک روایت میں ہے جسے ترمذی نے حسن کہا ہے، حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)). [ابو داود:۱٤۳۹]

''ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔''

یہ حدیث نقض وتر کے مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کی ابتدا میں فرض عشاء کے بعد وتر ادا کر لے اور سو جائے پھر آخر شب میں بیدار ہو کر تہجد پڑھے تو ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک وتر کے اعادہ کی ضرورت نہیں اور تہجد کی نماز بغیر وتر کے پڑھ لینا درست ہے۔

البتہ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ ایسی صورت میں نقضِ وتر کے قائل ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص تہجد کے لیے بیدار ہو کر پہلے ایک رکعت بنیت نفل پڑھ لے یہ ایک رکعت عشاء کے بعد پڑھے ہوئے وتر کے ساتھ مل کر شفع بن جائے گی اور اول لیل میں پڑھا ہوا وتر منقوض ہو جائے گا لہٰذا ایسے شخص کو صلاۃ تہجد پڑھنے کے بعد آخر میں از سرنو وتر ادا کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہییں۔

ان کا استدلال رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ:

((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا)). [ابو داد:١٤٣٨]

''اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔''

اس معاملہ میں ان کے مقتدا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ بھی نقض وتر کے قائل تھے، چنانچہ مسند احمد:۲/۱۳۵ میں مروی ہے:

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّہُ کَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: فَلَوْ أَوْتَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَنْ أُصَلِّیَ بِاللَّیْلِ شَفَعْتُ بِوَاحِدَۃٍ مَّامَضٰی مِنْ وِتْرِیْ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَثْنٰی مَثْنٰی، فَإِذَا قَضَیْتُ صَلَاتِیْ أَوْتَرْتُ بِوَاحِدَۃٍ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان سے وتر کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے: اگر میں رات سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں اور رات کو میرا ارادہ ہو کہ میں نفل پڑھوں تو میں ایک رکعت پڑھ کر پہلے کو جوڑا بنا لیتا پھر دو دو رکعتیں کر کے (نفل) پڑھتا۔ جب میری نماز مکمل ہو جاتی تو (آخر میں) میں ایک وتر پڑھ لیتا۔''

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:

((أَنْ یَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاۃِ اللَّیْلِ الْوِتْرَ))

''رات کی آخری نماز وتر ہو۔''

لیکن جمہور اس نقض وتر کو درست قرار نہیں دیتے اور اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ)). [ابو داود:١٤٣٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ ایک رات میں ایک مرتبہ وتر پڑھ لینا کافی ہے اور ((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا))۔ [ابوداود:۱٤۳۸] کے امر کو یہ حضرات استحباب پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ خود رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بعد دو رکعات پڑھنا ثابت ہے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کا تعلق ہے، امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الوتر'' کے صفحہ نمبر:۷۹ میں نقل کیا ہے کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نقض وتر کا مسئلہ میں نے اپنی رائے سے مستنبط کیا ہے (غالبا ((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)) کی روشنی میں) اس پر رسول اللہ ﷺ سے میرے پاس کوئی روایت نہیں، یہی وجہ ہے کہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس رائے کی تردید فرمائی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل پہنچا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح تو وہ ایک ہی رات میں تین مرتبہ وتر پڑھتے ہیں حالانکہ حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ وتر پڑھنے کو بھی منع فرمایا ہے۔

وتر کی قضاء:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ))۔

[ترمذی:٤٦٥]

''جو شخص وتر کے وقت سویا رہا یا اسے وتر پڑھنا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ)).

''جو شخص وتر کے وقت سویا رہ جائے جب صبح ہو تو وہ وتر پڑھ لے۔''

علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ:

((إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً)). [نسائی:۱۷۸۹]

''جب نیند یا کوئی تکلیف آپ ﷺ کے لیے قیام اللیل سے رکاوٹ بن جاتی تو آپ ﷺ دن میں بارہ رکعتیں ادا فرما لیتے تھے۔''

جمہور، صحابہ، تابعین اور آئمہ کے نزدیک وتر کی قضاء مستحب ہے۔

اختلاف ائمہ:

اس بارے میں اختلاف ہے کہ وتروں کی قضا کب کی جائے گی؟ شافعیہ کے نزدیک جب بھی انسان کو یاد آ جائے وہ وتر پڑھ لے، خواہ کوئی وقت ہو، حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں وتر نہیں پڑھے جا سکتے جن میں نماز کا پڑھنا جائز نہیں، مالکیہ اور حنبلیہ کے نزدیک طلوع فجر کے بعد فرض نماز سے بیشتر وتر پڑھے جائیں گے۔ (نیل الاوطار، ج:۳، ص:۱۴۱)

اس مسئلے میں شافعی مذہب گزشتہ احادیث کے زیادہ قریب ہونے کی بنا پر راجح ہے۔

سواری پر وتر پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ)). [بخاری: کتاب الصلاۃ، باب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوتر فی السفر۔ ٩٤٥]

’’نبی کریم ﷺ سفر میں نفل نماز اشارہ سے سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا مگر فرائض سواری پر نہ پڑھتے اور وتر بھی سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ اور دیگر محدثین وتر علی الراحلۃ کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ جائز نہیں بلکہ نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلاۃ وتر واجب ہے لہٰذا سواری پر ادا نہیں کی جا سکتی مگر حدیث سے اس خیال کی تردید ہو رہی ہے۔

(قَال سَعِيْدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ). [صلاۃ الوتر لمروزی:٥٥]

’’(مشہور تابعی) حضرت سعید بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا ایک مقام پر میں نے سواری سے اتر کر وتر پڑھے پھر آپ کو آ ملا تو انھوں نے پوچھا: کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے وتر پڑھنے کی بات بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ اسوۂ حسنہ نہیں ہیں؟ میں نے آپ ﷺ کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی سفر میں سواری پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتر پڑھنے کا عمل ذکر کیا ہے۔ (قیام اللیل، ص:۳۵۱)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا عمل بھی سواری پر وتر پڑھنے کا ہے، یہی مسلک حضرت امام شافعی رحمہ اللہ وامام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا ہے۔

حنفیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کی ایک دوسری روایت ''دارقطنی'' پیش کرتے ہیں:

((يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ)).

''وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر ادا کرتے۔''

اور حنفیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے۔ (قیام اللیل، ص:۳۵۲)

امام مروزی رحمہ اللہ حنفیہ کے اس حدیث سے استدلال کے بارے میں لکھتے ہیں:

(هذا ضرب من الغفلة هل قال احد أنه لا يحل للرجل أن يوتر بالأرض إنما قال العلماء لا بأس أن يوتر على الدابة وإن شاء أوتر بالأرض وكذلك كان ابن عمر يفعل ربما أوتر على الدابة وربما أوتر على الأرض وعن نافع أن ابن عمر كان ربما أوتر على راحلته وربما نزل وفي رواية كان يوتر على راحلته وكان ربما نزل). [قيام الليل، ص:۳۵۲]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کرنا ایک قسم کی غفلت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ یہ تو کسی نے نہیں کہا کہ سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ علماء تو صرف یہ کہتے ہیں کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے اب جس کا جی چاہے سواری پر پڑھ لے اور جس کا جی چاہے زمین پر پڑھ لے یہ اس کی اپنی مرضی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح کا عمل ثابت ہے۔"

بعض نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات میں تعارض پایا جاتا ہے لہٰذا "**اذا تعارض تساقطا**" "جب تعارض واقع ہو جائے تو معاملہ ساقط ہو جاتا ہے۔" پر عمل ہوگا اور قیاس کی طرف رجوع ہوگا (درس ترمذی: ۲/۲۴۴)

اس تعارض کے جواب میں مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قال المجوزون لادائه على الدابة انه لا تعارض ههنا اذ يجوز أن يكون النبى صلى الله عليه وسلم فعل الامرين فأحيانا أدى الوتر على الدابة وأحيانا على الارض واقتدى به ابن عمر). [التعليق الممجد]

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح کا عمل ثابت ہے، لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کے دونوں طرح کے عمل کی اقتدا کی ہے۔"

وتر کے بعد دعا:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)). [ابوداود: ۱۴۳۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حمد و پاکیزگی والا بادشاہ پاک ہے۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں "تیسری مرتبہ یہ دعا بلند آواز سے پڑھتے۔" کے الفاظ زیادہ ہیں۔(ابوداود، نسائی، احمد، دارقطنی)

دارقطنی کی روایت میں دعا کے یہ الفاظ زیادہ ہیں:

((رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)). [بيهقي: ٥٠٠٨]

"جو فرشتوں اور جبرئیل علیہ السلام کا رب ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). [ابوداود: ١٤٢٧، ترمذی: ٣٣٦٦]

"اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد وثنا شمار نہیں کرسکتا ہوں، تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔"

محدثین نے اس دعا کی سند پر کلام کیا ہے لیکن اوپر والی دعا کے ساتھ اسے ملا کر پڑھنا بہر حال مستحب ہے۔

وتر کے بعد نوافل:

اگرچہ متعدد صحیح احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ وتر کو رات کے وقت اپنی آخری نماز بناؤ، لیکن بعض دوسری احادیث میں وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا ثابت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتر سے سلام پھیرتے اور پھر بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (احمد، مسلم، ابوداود، نسائی)

ان دونوں قسم کی روایات میں اکثر ائمہ سلف نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ رات کے وقت انسان کی آخری نماز تو وتروں ہی کو ہونا چاہیے لیکن کبھی کبھی وتروں کے بعد دو رکعت سنتوں کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ وتر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر یہ دو رکعتیں صرف جواز کو ظاہر کرنے کے لیے پڑھتے تھے، آپ نے ان پر ہیشگی نہیں فرمائی بلکہ آپ نے انھیں صرف ایک یا چند مرتبہ پڑھا ہے۔

حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور عام اہلحدیث علماء کا یہی مسلک ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا مکروہ ہے، بعض دوسرے ائمہ نے مذکورہ بالا دونوں قسم کی روایات میں یوں تطبیق دی ہے کہ وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا، امت کے لیے یہی حکم ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز بنایا جائے (اور غالبا یہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنیاد ہے)۔ (نیل الاوطار: ۳/۳۴، الفقہ علی المذاہب الاربعۃ)

قنوت نازلہ:

قنوتِ نازلہ سے مراد وہ دعا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کی ہلاکت خیزیوں سے نجات پانے، دشمن کا زور توڑنے اور اس کے تباہ ہونے کے لیے پڑھی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمان قیدیوں کی نجات اور اہل کفر کی ہلاکت کے لیے) متواتر ایک مہینے تک عشاء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز میں قنوت پڑھی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا نہیں پڑھی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ مسلمان قیدی رہا ہو کر آ گئے ہیں۔ (ابوداود:۱۴۴۲)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس کا اہتمام کیا ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے زمانے میں دعائے قنوت پڑھی اور اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھی اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانۂ جنگ میں دعائے قنوت پڑھی۔

اہل اسلام جب کبھی سخت حالات میں گھرے ہوئے ہوں اور شب و روز کے ہنگامی مصائب اور دشمن کے خوف و دہشت سے ان کی زندگی اجیرن بن گئی ہو ہر طرف دشمنانِ اسلام کا زور ہو اور وہ ملت اسلامیہ کو تباہ کرنے اور اسلام کا نور بجھانے کے لیے اہل اسلام پر درد انگیز مظالم کر رہے ہوں، ایسے یاس انگیز حالات سے نجات پانے، دشمن کا زور توڑنے اور اللہ سے اس کی ہلاکت کی درخواست کرنے کے لیے قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔

پانچوں نمازوں میں قنوت:

مشکلات کے وقت پانچوں نمازوں میں جہری قنوت کرنا مشروع ہے، لہٰذا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں:

((قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيٍّ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ)). [ابو داود:۱٤٤۳]

''رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ مسلسل ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی ہر نماز میں قنوت پڑھی، یعنی رکوع کے بعد جب ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' آخری رکعت میں کہہ لیتے تو ان کے خلاف بد دعا کرتے، یعنی بنو سلیم کے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ پر جب کہ آپ کے جو پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے۔

رعل، ذکوان اور عصیہ بنو سلیم کے قبائل ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارے پاس ایسے لوگ بھیجیں جو ہمیں دین کا علم سکھائیں، آپ ﷺ نے ان کی طرف ستر اصحاب بھیجے، انھوں نے ان کو قتل کر دیا تو یہ قنوت کا سبب ہوا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف اسلام کی دعوت دینے والے پیغامبر بھیجے، انھوں نے ان کو قتل کر دیا، عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قنوت کا آغاز تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے خلاف یا کسی کے حق میں دعا کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے، بعض دفعہ آپ ﷺ ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد'' جب کہہ لیتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ انْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ)). [نسائی:۱۰۷٤]

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے گئے مومنوں کو نجات دے، اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے اور ان پر قحط سالی دے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط سالی ہوئی۔"

فرمایا آپ اس کو جہر کرتے، جب کہ بعض نمازوں میں اور نمازِ فجر میں یہ بھی کہتے:

"اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر۔"

یہ عرب کے دو قبیلے تھے حتیٰ کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. [آلِ عمران:۱۲۸]

"آپ کے لیے معاملہ میں کچھ اختیار نہیں یا وہ ان کی توبہ قبول کرے یا وہ ان کو عذاب دے پس بے شک وہ ظالم ہیں۔"

صبح کی نماز میں قنوت:

صبح کی نماز میں قنوت سوائے مشکلات کے غیر مشروع ہے، مشکل اوقات میں اس میں اور تمام نمازوں میں قنوت پڑھی جائے گی جیسے کہ گزر چکا ہے۔

احمد، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی کی روایت میں ہے جسے ترمذی نے صحیح بھی کہا ہے کہ حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سولہ سال کی عمر میں نماز پڑھی، نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی، میں نے کہا کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ کہا نہیں، اے میرے بیٹے یہ نیا طریقہ ہے۔

ابن حبان، خطیب اور ابن خزیمہ نے روایت بیان کی ہے جسے انھوں نے صحیح بھی کہا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قنوت نہ پڑھتے تھے، ہاں صرف اس وقت جب کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی قوم کے خلاف بد دعا کرتے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور خلفائے ثلاثہ سے مروی ہے کہ وہ نمازِ فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔ یہی حنفیہ، حنابلہ، ابن مبارک، ثوری اور اسحاق کا مذہب ہے۔

شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت سنت ہے، کیونکہ سوائے امام ترمذی رحمہ اللہ کے سب نے ابن سیرین سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی؟ کہا جی ہاں، پوچھا گیا: رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا رکوع کے بعد۔

اور جو روایت احمد، بزار، دارقطنی، بیہقی اور حاکم میں ہے جسے انھوں نے صحیح بھی کہا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر میں قنوت پڑھتے رہے حتی کہ دنیا کو چھوڑ گئے۔

اس حدیث سے استدلال محل نظر ہے کیونکہ جس قنوت کے متعلق سوال کیا گیا تھا وہ مشکلات کے وقت کی قنوت ہے یہ بات باصراحت بخاری اور مسلم کی روایت میں آئی ہے۔

نیز یہ حدیث حجت پکڑنے کے درجہ میں نہیں ہے کیونکہ یہ بات معقول نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں اپنی ساری زندگی قنوت پڑھتے رہے، پھر اسے آپ کے بعد خلفاء نے چھوڑ دیا ہو، بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بذاتِ خود بھی صبح میں قنوت نہ پڑھتے تھے، جیسا کہ یہ آپ سے ثابت ہے اگر اس حدیث کی صحت کو تسلیم کر لیا جائے تو اس میں مذکور قنوت کو اس بات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ دنیا کو چھوڑ گئے یہ قنوت کے معانی میں سے ایک معنیٰ ہے اور یہی یہاں زیادہ مناسب ہے آپ اس بات کو جس درجہ میں بھی سمجھ لیں پھر بھی یہ ایسا اختلاف ہے جس کا فعل اور ترک دونوں مباح ہیں اور بے شک بہترین سیرت حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔
(فقہ السنہ:۱/۱۹۹)

تمت بالخیر

العبد الضعیف
محمد علی جانباز
جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ
17/09/2008

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توہین رسالت کی شرعی سزا

تاریخ پاکستان حکمرانوں کا کردار

اربعین ثنائی

عمدۃ التصانیف
تحفۃ الاحادیث

رمضان کیسے گزاریں...؟

اربعین ابراہیمی

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH